www.KitaboSunnat.com

امام مقرر کرو۔لہذا اس کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے۔

☆سوال : میرے عزیز نے بیوی سے جھگڑنے پر اسے غصے میں بہ یک وقت تین دفعہ طلاق دے دی، جب کہ اس کی بیوی حاملہ بھی ہے۔کیا یہ طلاق ہو گئی ؟

الجواب بعون الوهاب: صورتِ مرقومہ میں طلاق رجعی واقع ہوئی ہے۔ صحیح مسلم میں حدیث ہے : كان الطلاق على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وسنتين من خلافة عمر طلاق الثلاث واحدة......الحدیث

"عہدِ نبوی ﷺ اور عہد ابو بکرؓ اور دو سال خلافتِ عمرؓ میں تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھیں"

اور مسند احمد وغیرہ میں ہے کہ رکانہ بن عبد یزید اخو بني مطلب نے ایک مجلس میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں، فعل پر وہ شدید نادم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے کس طرح طلاق دی ؟ اس نے عرض کیا۔ میں نے اس کو تین طلاقیں دیں، آپ نے فرمایا : ایک مجلس میں ؟اس نے کہا : ہاں، ایک مجلس میں۔ آپ نے فرمایا: "سوائے اس کے نہیں کہ یہ ایک ہے اگر تو چاہے تو اس سے رجوع کرلے"۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں : چنانچہ اس نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔

امام ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں :وقد صحح الامام هذا الأسناد وحسنه (امام احمد نے اسے صحیح قرار دیا اور حسن کہا ہے)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں :

"وهذا الحديث نص في المسئلة لا يقبل التأويل الذي في غيره من الروايات "

"یہ حدیث اس مسئلے میں واضح دلیل ہے، جس میں تاویل کی گنجائش نہیں، جیسا کہ بعض اور روایات کے الفاظ میں تاویل کی گنجائش ہے"

یاد رہے حالتِ حمل میں دی ہوئی طلاق سنّی ہوتی ہے چنانچہ منتقى الاخبار میں ابن عمر کی روایت میں ہے "ثم ليطلقها طاهرا أو حاملا" "پھر اسے حالتِ طہر میں طلاق دے یا حالتِ حمل میں "(رواہ الجماعۃ الا البخاری) اس سے معلوم ہوا کہ طہر یا حمل میں دی ہوئی طلاق سنی ہے، بدعی نہیں۔

لہذا وضعِ حمل سے قبل شوہر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کی صورت میں عقدِ جدید بھی ہو سکتا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ